رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب تیرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا کی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر آن قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر قاسم علی رض

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۹ عیسوی | نمبر ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔

(۲) اہل بیت حضرت مسیح موعود و خاندان خلیفہ اول بھی خیریت سے ہے۔

(۳) ۱۳-۱۴ کو اچھی بارش ہوگئی۔ فالحمد للہ علی ذالک

(۴) جناب شیخ فضل کریم صاحب احمدی اکونٹنٹ حیدرآباد دکن وارد دارالامان ہیں۔

خدا کی قدرت نمائی کا ہاتھ

الحمد للہ قاضی عنایت اللہ صاحب قادیان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے احمدیہ سلسلہ میں داخل ہو گئے اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب قدرت نمائی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ کی بات ہے کہ یہاں ایک انجمن قائم ہوئی جس نے ہمارے خلاف مخالف مولویوں کو بلا کر یہاں ایک جلسہ قایم کیا۔ اس انجمن کے سکریٹری یہی قاضی صاحب تھے۔ پھر فاروق کے خلاف قاضی صاحب والے مضمون پر دعویٰ بھی انھیں قاضی صاحب سے کرایا گیا کہ اس مضمون میں میرا ہی ذکر ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی قاضی صاحب مخالفت کے ہتھیار ڈال کر سلسلہ احمدیہ کی خدمتگزاری اپنی نجات کا موجب سمجھتے ہیں۔ آج اُن مخالف مولویوں کو (جنھوں نے اصحاب الفیل کی طرح ارض حرم پر حملہ کیا تھا۔) یہ خبر سنکر کس قدر تاسف ہوا ہوگا اور اپنی کوششوں کو ناکام دیکھکر دل و جگر پر کیا کیا آرے نہ چلے ہونگے۔ حق کے مخالفین کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔

نامہ لنڈن

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

گذشتہ جمعہ اور اتوار کو حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب کے دو لیکچر ہندوستان میں پولیٹیکل اصلاحات کے متعلق علی التواتر ہوئے۔ جن میں بتلایا گیا کہ اہل ہند کی موجودہ حالت اس امر کی مقتضی ہے کہ اصلاحات ایسے طرز پر ہوں کہ ہر قوم اور جماعت اور مذہب کے لوگ ان سے یکساں فائدہ اُٹھا سکیں اور تاج برطانیہ کی حفاظت کے نیچے ہندوستان کو آہستگی اور عمدگی کے اہم ذمہ داریوں کے برداشت کرنے کے واسطے تیار کرنا چاہیئے۔

ایک اور معزز لیڈی حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی۔ اسکا انگریزی نام مس روز بیا بالس ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۹ء

آریہ سکول قادیان کیلئے ۶۷۰۰ چھ ہزار سات سو روپیہ کا انتظام

ہمنے سنا ہے کہ قادیان کے آریہ سماجوں کو اپنے قائم کردہ دیانند سکول کے اعلیٰ پیمانہ پر لیجانے کے لیے ابھی روپیہ کی ازحد ضرورت ہے (اگر کافی روپیہ ہو تب بھی ضرورت ہونی چاہیے کیونکہ جتنا ہوگا اتنا ہی کام وسیع ہوگا) ابھی اسقدر رقم فراہم نہیں ہوئی کہ سکول ہائی سکول بن جائے۔ جسکے لیے لاکھا اپیل کرنی پڑے گی۔ لیکن یہ تو جب ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ مردست ان رکاوٹوں کے بہت حد تک دور ہو جانے کا ایک طریق ہم بتا سکتے ہیں۔ اگر یہاں (قادیان) کے آریہ دوست چاہیں (انکا چاہنا ضروری ہے کیونکہ ایک رقم کثیر ہاتھ آتی ہے) ہم بقیہ .... بہ اُس ہمدردی کے جو ایک شہری کو دوسرے ---- شہری سے ہونی چاہیے وہ طریق بتلائے دیتے ہیں اور یہ طریق ایسا ہے جس کے ذریعہ فی الحال زیادہ نہیں تو کم از کم سات ہزار چھ سو روپیہ تو فوراً حاصل ہو سکتا ہے۔ ہاں اس کثیر زر کے حصول کے لیے سماجی دوستوں کو کچھ محنت کرنی ہوگی اور وہ اتنی دقت طلب نہیں ہے۔

پس اگر ایسا کر لیا تو سمجھو کہ آریہ سکول بھی چل نکلیگا اور ساتھ ہی آریہ سماج کی فتح کے ڈنکے بھی ملک کے چار و نطرف بج جائینگے۔

اگر اس مفت کے خزانہ کا پہلے علم ہو جاتا تو ابکے ہمارے دوستوں کی بہت سی رکاوٹیں جو اپیل کے لیے شروع ہونی والی ہیں بہت کچھ دور ہو جاتیں۔ مگر افسوس ہمیں اسکا گیان (علم) آج ہی ہوا۔ اس لیے مجبور ہوئے کہ سماجی دوستوں کو اس وقت اس سے خبردار کیا جائے خبردار ہی نہیں بلکہ زور دار الفاظ کے ساتھ تحریک کی جائے کہ جہاں تک آپ سے ممکن ہو جلد سے جلد اس خطیر رقم کے حاصل کرنے کی کوشش کو عمل میں لاکر دیانند سکول کو دیانند ہائی سکول بنا دو۔

وہ طریق یہ ہے کہ آج ہم برہمن سردسو کا ایک پرانا پرچہ جسکو شاید ساڑھے تین سال شائع ہوئے گذرا ہے دیکھ رہے تھے کہ اُس میں ایک ایسی سرخی نظر پڑی۔ جس نے مجبور کر دیا کہ اُس کے ذیل میں جو مضمون ہے۔ اُسے بھی غور سے پڑھا جائے۔ اور یہی وہ مضمون ہے۔ جسپر عمل کرتے ہوئے آریہ دوست چھتر صد روپیہ فوراً حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی اُس میں سناتن دھرم کے مختلف علماء کیطرف سے جو آجتک آریہ سماجیوں کے لیے انعام اس غرض کے ماتحت مشتہر ہو چکے ہیں سماجی اُن مضمون (انعام دینے والے) کے سوالات کا جواب پیش کردہ شرائط کی رو سے دیگا۔ وہ مشتہرہ انعام چھتر صد روپیہ کے حاصل کرنے کا یقینی مستحق ہوگا۔

پس اگر قادیان کے آریہ دوست ہمت کو کام میں لاکر ان سوالات کا جواب خود یا اپنے دوان پنڈتوں سے لے کر مقررہ شرائط کے ماتحت دیدیں تو یہ امر یقینی ہے کہ اس رقم کو حاصل کر کے سکول کو ادنیٰ حالت سے اعلیٰ پیمانہ پر لے جانے میں کامیاب و بامراد ہونگے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جیسا کہ ہم اوپر بتلا چکے ہیں آریہ سماج کی زبردست فتح بھی تصور ہوگی۔ ذیل میں وہ تمام مضمون ہندی سے اردو میں سماجی دوستوں کی خاطر نقل کرتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قیمتی مشورہ کی قدر کرتے ہوئے اس انعام کو کبھی بھی حاصل کیے بغیر نہ جانے دیں گے۔ اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ اس انعام کے مشتہر ہونے کو آج عرصہ ہو گیا ہے تو ہم اطمینان دلاتے ہیں کہ یہ انعام ایسا نہیں کہ وقتی ہو بلکہ جب ہی کوئی جواب دے رقم حاصل کر سکتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تک کسی سماجی نے یہ انعام حاصل نہیں کیا۔ ہمارا تو خیال ہے کہ یہ انعام حاصل کرنا قادیان آریہ سماج کے حصہ میں تھا جو کسی سماجی کی توجہ آجتک ادھر نہ ہو سکی۔ مضمون یہ ہے۔

"ہم برابر دیکھتے ہیں کہ کئی آریہ سماجی دیانند ستیارتھ پرکاش کو وید و اکیہ سمجھ ہمارے سناتن دھرم پر جھوٹے الزام لگایا کرتے ہیں۔ اسلیے ہمارے سناتن دھرم کے قابل تعظیم علماء نے آریہ سماج کے بھائیوں کو چیلنج دیا ہے۔ اور ثابت کر دیکھایا ہے کہ جو الزامات دیانند کرت ستیارتھ پرکاش میں ہماری کتب کے متعلق ہیں وہ سب غلط ہیں۔

پہلے لوگوں کو یقین نہیں تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں اسطرح کی جھوٹی جھوٹی باتیں لکھکر سناتن دھرم کے پیروؤں کو بہکایا گیا ہوگا۔ اب اسکا راز کھولا گیا اسی لیے چھتر سو روپیہ کا انعام رکھکر ملک کے علماء نے آریہ سماجوں سے سوال کیے ہیں۔ جس پر آریوں کو مناسب ہے کہ یا تو سناتن دھرم کے علماء کو جواب دیکر زیر کریں اور مقررہ انعام حاصل کریں۔ نہیں تو بہکے ہوئے گروہ کو معافی مانگ کر راضی کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کتب سے جھوٹے حصے کو نکال ڈالیں۔ اور پلیٹ فارم پر کبھی آپس میں مخالفت پھیلانے اور ہمارے بھائیوں (سناتنیوں) کے بہکانے والے لیکچر نہ دیں۔ اگر ان دو باتوں میں کچھ بھی نہ کرینگے تو پھر لوگ اس نوٹس کو پڑھکر اُنکے (سماجیوں کے) غلط اور جھوٹے الزامات کو نرا جھوٹ سمجھیں گے۔ اور آگے دیگر کسی فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

پہلا انعام پانچہزار روپیہ ۵۰۰۰

شری بھارت دھرم مہامنڈل کے مہا اُپدیشک والی بھوشن شری پنڈت نند کشور جی وشارد نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی آریہ سماجی دیدوں سے زندہ بزرگوں کی شہادت دہ کرنا ہی دھرم ہے یہ دکھلا دیں تو ہم پانچہزار روپیہ کا انعام دینگے اس انعام کی شرائط صاحب موصوف سے بمقام میرٹھ ضلع اناؤ لکھ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ +

دوسرا انعام دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰

پنڈت برہم دیو شرما مقام اناؤ اپنی وید ماتا واہ نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ بات بغیر کسی شک اور بحث کے ثابت ہوگئی ہے کہ نکاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوگان کے برابر ملک کو ذلت میں ڈالنے والا اور کوئی گناہ نہیں۔ اگر کسی نکاح ثانی بیوگان کے ٹھیکیدار (یہاں صرف دیانندی مراد ہیں) (مترجم) کو یہ ہمت ہو کہ وید وغیرہ شاستروں میں اس بڑی رسم کا درین (بیان) ہے۔ وہ سامنے آکر ہمارے دلائل کو توڑ کر دکھا دے تو ہزار روپیہ انعام اُسکو دیا جائے گا۔ انعام کا روپیہ شاستارتھ (مباحثہ) کے مقرر ہو جانے پر پہلے ہی کسی لائق شخص کے پاس جمع کر دیا جائیگا۔ اور کچھ دریافت کرنا ہو تو پنڈت جی موصوف سے اٹاوہ کے پتہ پر دریافت کر سکتے ہیں۔

تیسرا انعام تین صد روپیہ

پنڈت رام چندر شرمانگو جرانوالہ ایک نوٹس کے ذریعہ خبردار کرتے ہیں کہ ہمارے دس سوالات کے متعلق ہم سے مباحثہ کر کے جو جواب دے سکے گا اُسکو ہم تین صد روپیہ انعام دیں گے۔ اسکے متعلق زیادہ واقفیت پنڈت جی کے نوٹس سے اُنکو خط لکھکر دریافت کرنے سے معلوم ہو گی۔

چوتھا انعام دو صد روپیہ

تردید یا ورودہی

پنڈت جولاہا رشاد جی مصر جہاں ہو اپدیشک نے "دیانند سرسوتی کی آپتیہا" نامی کتاب میں شائع کیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں بعض فقرات "شری مدبھاگوت" کے ہیں۔ شری مدبھاگوت میں وہ شلوک نہیں ہیں سوامی جی نے غلط لکھا ہے۔ اگر کوئی سماجی وہ دونوں فقرات شری مدبھاگوت میں دکھلا دیں تو ہر ایک کے لیے ایک ایک صد روپیہ انعام دیں گے جو شرائط کرنا کرانا چاہیں وہ مراد آباد میں لکھ کر پنڈت جی سے خط و کتابت کریں۔

پانچواں انعام ایکصد روپیہ

شریمان پنڈت کالورام شاستری "پران کلنک بھاس کارجن" نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایکصد روپیہ ہمتواس جی کو دینگے۔ جو کہ ویدوں سے کلنک ہٹا کر پورانوں میں دکھا دینگے۔ اور شرائط خط و کتابت کے ذریعہ طے کریں گے (یہ بہت مزے کا انعام ہے۔ دیدا ور پُران دونوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ مترجم)

چھٹا انعام پانچ روپیہ سالانہ

شریمان کرتا کرشن دیویدی رکاب گنج لکھنؤ سماج کو چیلنج کے ذریعہ خبردار کرتے ہیں کہ جو سماجی مندرجہ بالا انعامات کو حاصل کرینگے اُنکو پانچ روپیہ سالانہ اپنی زندگی تک بطور انعام ادا کرتے رہیں گے۔

چھٹے انعام کے حاصل کرنے والے لکھنؤ سماج کے ممبر ہی ہو سکتے ہیں۔ اسلیے قادیان کی آریہ سماج اس سے محروم ہی رہے گی۔ مگر انہیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر مرقومہ بالا سوالات کا جواب قادیانی آریوں نے اپنے علماء سے لیکر سناتن دھرمیوں کو تسلی کر دی۔ تو ہم صد روپیہ انعام ادا کر چھوڑا کریں گے۔ (مترجم)

ساتواں انعام چھ روپیہ

شریمان پنڈت جھوٹا رام جی شرما گوجرانوالہ ایک نوٹس کے ذریعہ خبردار کرتے ہیں کہ ہمارے دس سوالات کے متعلق ہم سے مباحثہ کر کے جو جواب دے سکے گا اُسکو ہم تین صد روپیہ انعام دیں گے۔ اسکے متعلق زیادہ واقفیت پنڈت جی کے نوٹس سے اُنکو خط لکھکر دریافت کرنے سے معلوم ہو گی۔

چوتھا انعام دو صد روپیہ

تردید یا ورودہی

پنڈت جولاہا رشاد جی مصر جہاں ہو اپدیشک نے "دیانند سرسوتی کی آپتیہا" نامی کتاب میں شائع کیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں بعض فقرات "شری مدبھاگوت" کے ہیں۔ شری مدبھاگوت میں وہ شلوک نہیں ہیں سوامی جی نے غلط لکھا ہے۔ اگر کوئی سماجی وہ دونوں فقرات شری مدبھاگوت میں دکھلا دیں تو ہر ایک کے لیے ایک ایک صد روپیہ انعام دیں گے جو شرائط کرنا کرانا چاہیں وہ مراد آباد میں لکھ کر پنڈت جی سے خط و کتابت کریں۔

پانچواں انعام ایکصد روپیہ

شریمان پنڈت کالورام شاستری "پران کلنک بھاس کارجن" نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایکصد روپیہ ہمتواس جی کو دینگے۔ جو کہ ویدوں سے کلنک ہٹا کر پورانوں میں دکھا دینگے۔ اور شرائط خط و کتابت کے ذریعہ طے کریں گے (یہ بہت مزے کا انعام ہے۔ دیدا ور پُران دونوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ مترجم)

چھٹا انعام پانچ روپیہ سالانہ

شریمان دیویدی رکاب گنج لکھنؤ سماج کو چیلنج کے ذریعہ خبردار کرتے ہیں کہ جو سماجی مندرجہ بالا انعامات کو حاصل کرینگے اُنکو پانچ روپیہ سالانہ اپنی زندگی تک بطور انعام ادا کرتے رہیں گے۔

چھٹے انعام کے حاصل کرنے والے لکھنؤ سماج کے ممبر ہی ہو سکتے ہیں۔ اسلیے قادیان کی آریہ سماج اس سے محروم ہی رہے گی۔ مگر انہیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر مرقومہ بالا سوالات کا جواب قادیانی آریوں نے اپنے علماء سے لیکر سناتن دھرمیوں کو تسلی کر دی۔ تو ہم صد روپیہ انعام ادا کر چھوڑا کریں گے۔ (مترجم)

ساتواں انعام چھ روپیہ

پنڈت جگدیو شرما مصر شری کمار سناتن دھرم سبھا کان پور بذریعہ نوٹس شائع کرتے کہ مندرجہ ذیل شرائط کو کوئی سماجی پورا کر دے اور ثابت کر دکھائے تو ہم اُس کے شاگرد ہو جائینگے۔ من مانی نذر دلا دیں گے۔ اور جسے مباحثہ کرنا ہو وہ شرائط طے کر لیں اگر اسپر بھی سب آریہ سماج چپ ہو جائیں پھر گال بجانا اُسکے لیے مفت ہنسی کرانے کے ہے۔ شرائط پڑھیے۔

(۱) کیا کوئی وید میں مردوں کا جلانا نہیں ہے اور (اگنی شوا تا) پد (لفظ) کے معنی سے اگنی کا ریہ ہوشیار (آگ کام میں ہوشیار) ثابت کر سکتا ہے۔

(۲) وید میں اوتار (خدا کا حلول کرنا) نہیں یہ ثابت کر سکتا ہے۔

(۳) کیا کوئی ددوان (عالم) وید میں مورتی پوجن (بت پرستی) کی تردید کے دلائل دے سکتا ہے۔

(۴) کیا کوئی (یعنی سماجی) ایشور نراکار (غیر مجسم) ہے ساکار (مجسم) نہیں ثابت کر سکتا ہے

(۵) سدھتے لفظ کا ارتھ (معنی) سماں ستھان شما ایسے جھوٹے ارتھ کی مضبوطی میں کسی لغت یا دیاکرن کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(۶) نارد جی ایک ہی جسم میں لونڈی کے لڑکے سے منی ہو گئے یا دالمیک چنڈال تھے پھر برہمن ہو گئے۔ (سائل اور انعام دینے والے کا یہاں یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہوتا کوئی دلائل سے کوئی ثابت کرے۔ مترجم)

(۷) دیانند (جی مہاراج) کس ذات کے تھے کس کے بیٹے تھے ٹھیک ٹھیک بتلا سکتا ہے۔

ہیڈ پلنگ۔ شریمان پنڈت جگدیو پرشاد شری کمار سناتن دھرم سبھا کانپور

حوالہ کے لیے دیکھو برہمن سرد سوا ٹاوہ جلد ۱۲ نمبر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۵ء

ہمارے خیال میں یہ ایسے سوالات ہیں کہ سماجی دوست انکا جواب نہ دے سکیں پس قادیانی آریہ بھائیوں کو آج ہی سے جواب دینے کی خواہ خود یا دیگر فضلاء آریہ سماج کے ذریعہ کوشش کرنا چاہیئے۔ ہمارا کام ایسے خزانہ کا پتہ بتلانا ہی تھا۔ اب آگے تھوڑی سی ہمت خود کرکے کامیاب ہونا انکا کام ہے۔ ہاں اگر جواب دینا چاہیں تو ان سوالات کے آخر میں جو ساتویں شرط مباحثہ پنڈت جگدیو پرشاد کی طرف سے شائع ہوئی ہے اگر اُسکے جواب میں کچھ مشکل پیش آئے تو ہمارے پاس اس سوال کے جواب دینے کے لیے کافی سے بڑھکر مصالحہ موجود ہے وہ ہمسے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اسکا جواب بھیں لکھ دیتے مگر ہمارے مہربان ایڈیٹر صاحب نے کسی نامعلوم کے ماتحت روکدیا تو آپ ہمسے زبانی دریافت کر سکتے ہیں۔ اگر زبانی بھی پوچھنے کا موقع نہ ملے تو ہم آپکو وہ کتابوں کا پتہ دیکھے دیتے ہیں آپ اُن سے جواب اخذ کر کے معترض کو ساکت اور لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ کتابیں یہ ہیں۔

(۱) دیانند چھل کپٹ درپن ستیارتھ پرکاش۔

(۲) دیانند چرت اردو ہر دو حصہ شائع کردہ آریہ سماج

نوٹ ضروری

پہلی بات یہ کہ برہمن سرد سوا کا پرچہ ہمنے محفوظ اس لیے کرلیا ہے کہ جب ہمارے دوست جوابدیں تو برہمن سرد سوا کے ایڈیٹر صاحب انعام دلانے سے انکاری نہ ہو جائیں

* وقت پر عدالت میں بھی پیش کرایا جائے۔ دوسری بات کہ اگر ان انعام دینے والے بزرگوں میں سے کوئی فوت بھی ہو گیا ہو گا تو ایڈیٹر صاحب برہمن سرد سوا ان کا انعام کسی اور سناتن دھرمی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی سے شرائط صلح

(۱)

اتحادیوں کے پیرس میں جمع ہو کر مشترکہ غور کے بعد شرائط صلح کے مرتب کرنے کا ایک نتیجہ تو لیگ اقوام کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ اس لیگ کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ جنگ و جدال کا خاتمہ کر دے۔ تمام قومیں جو اس میں شامل ہوں گی وہ اس بات کا عہد کرینگی کہ تمام قضیوں کا فیصلہ لڑائی کے بجائے بین الاقوامی بحث سمجھوتے سے ہوا کرے گا۔

(۲)

دوسری شرط کی رو سے اس زمین کا کثیر حصہ جو جرمنوں نے دوسری قوموں سے غصب کر لیا تھا ان سے واپس دلوایا گیا ہے۔ فرانس کو الساس لورین واپس دلائے گئے ہیں جو جرمنی نے ۱۸۷۱ء میں اس سے چھین لیے تھے اسی طرح بلجیم کو بھی کچھ علاقے دلائے گئے ہیں پولینڈ پھر بطور خود مختار قوم کے علیحدہ ہو گیا ہے اور جرمنوں کو وہ تمام علاقہ واپس دینا پڑا ہے جسے سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا انھوں نے غصب کر کے پولینڈ کی سلطنت کو نقشۂ یورپ سے محو کر دیا تھا ڈنمارک کا کچھ علاقہ بھی جرمنی نے ۱۸۶۴ء میں چھین لیا تھا اس علاقے کے لوگوں کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو وہ جرمنی کے ساتھ رہیں یا ڈنمارک کے ساتھ متحد ہو جائیں۔ اسی طرح دوسری شرط کے شریعہ جرمنی کے تمام غصب کردہ علاقے ان کے اصلی مالکوں کو واپس کر دیئے جائیں گے۔

(۳)

تیسری شرط کوئلے کی کانوں کے متعلق ہے جرمنی نے جب شمالی فرانس پر حملہ کیا تو فرانس کی کوئلے کی کانوں کو اس قدر نقصان پہنچایا تھا کہ ان سے دوبارہ اصلی صورت میں کام لینے کے لیے سالہا سال کی محنت درکار ہوگی۔ اس نقصان کے معاوضہ میں جرمنی کو اپنے کوئلے کی کانیں فرانس کے حوالہ کرنی ہونگی۔ ان کانوں پر لیگ اقوام کی ایک کمیٹی پندرہ سال تک نگران رہیگی۔

(۴)

چوتھی شرط ان متعدد قلعوں اور بندرگاہوں سے متعلق ہے جو انھوں نے بحیرہ شمالی میں تعمیر کی تھیں اور جن کو اپنا مستقر بنا کر انھوں نے آبدوزوں کے ذریعے بیگناہ عورتوں بچوں اور زخمی سپاہیوں کے بے پناہ جہازوں کو غرقاب کیا تھا۔ اب وہ اس شرط کی رو سے مجبور کیے گئے ہیں کہ ان تمام بندرگاہوں کو اپنے خرچ سے پامال کر دیں اور دوبارہ انکی تعمیر کا خیال تک نہ کریں۔

(۵)

پانچویں شرط میں جرمن نوآبادیوں کے متعلق ذکر ہے جنگ شروع ہونے سے قبل جرمنی کے زیر تصرف مختلف علاقوں میں کئی نوآبادیاں تھیں جو دوران جنگ میں اتحادیوں کے ہاتھ سے مفتوح ہو گئیں۔

پانچویں شرط کی رو سے جرمنی کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ ان تمام علاقوں سے دست بردار ہو جائے۔ آئندہ ان تمام نوآبادیوں پر اتحادیوں میں سے ان اقوام کی حکومت ہوگی۔ جنھوں نے ان کو دوران جنگ میں مفتوح کیا ہے

(۶)

چھٹی شرط جرمنی کی فوج کی تعداد کو کم کر دینے کے متعلق ہے۔ اسکی رو سے جرمنی اب صرف ۱۰۰۰۰۰ کا فوج رکھ سکے گا۔

اس شرط کی رو سے جرمنی پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ فوج کی تعداد کو کم کرنے اور جبری بھرتی کو ناروا قرار دینے کے لحاظ سے امن عالم کے لیے بہت ہی مفید ہے۔

(۷)

ساتویں شرط جو قہراً و جبراً جرمنی کو ماننی پڑی ہے وہ اس کے بیڑے کے متعلق ہے۔

اس شرط کی رو سے جرمنی فقط اسی قدر جہاز رکھ سکے گا جس سے وہ اپنے ساحل کی حفاظت کر سکے اور آئندہ دوسری قوموں پر جرمنی کے حملے کا کوئی احتمال نہ رہے۔ جرمنی نے دوران جنگ میں آبدوزوں کے ذریعے غیر مسلح جہازوں پر اکثر وحشیانہ حملہ کر کے انھیں تباہ کر ڈالا ہے۔ آئندہ ایسے خلاف انسانی رویہ سے باز رکھنے کے واسطے جرمنی سے اسکی تمام آبدوزیں لے لی گئیں ہیں اور اسے آئندہ ہرگز آبدوز رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ہوائی جہازوں کے متعلق یہی شرط قرار دی گئی ہے

چونکہ جرمنی نے اپنے آپ کو ہوائی جہازوں پر قبضہ رکھنے اور ان کے صحیح استعمال کے ناقابل ثابت کیا ہے اسلیے انھیں ہوائی جہاز رکھنے یا استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ یہ صلح کی آٹھویں شرط ہے

(۹)

نویں شرط جسکی رو سے اس ہولناک قتل و خونریزی کے ذمہ دار سابق قیصر جرمنی کو اس کے کیفر کردار کو پہنچانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مہذب دنیا کے نمایندوں کی منتخب عدالت میں اسے اس کے مجرمانہ افعال پر فتویٰ سنایا جائیگا اس کے جرموں کے متعلق تو کوئی گنجائش شبہ نہیں البتہ اس کے گناہوں کے مطابق اسے سزا دینی باقی ہے

(۱۰)

دسویں شرط میں زرتاوان کا ذکر ہے۔ جو جرمنی کو تمام نقصانات اور تباہی کے معاوضہ میں ادا کرنا پڑیگا جس کا وہ اس جنگ میں مرتکب ہوا ہے۔ ۱۰ سے الیکزاملیں پاؤنڈ یا پندرہ ارب روپیہ دو سال کے اندر اندر ادا کرنا پڑے گا۔ یہ تو جرمانہ کی پہلی قسط ہے اس کے بعد ایک کمیٹی جو اس مطلب کے واسطے بنائی جائیگی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ وہ کس قدر رقم ادا کرنے کے قابل ہے اور کتنی رقم تک اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاوان وصول کیا جانا چاہیے اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی سالہا سال تک کوئی روپیہ پیسہ اندازہ کرسکے گا جسے وہ جنگ کی تیاریوں پر صرف کرسکے ؛

جنگ کے دوران میں جرمنی کی آبدوزوں نے اتحادیوں کے کئی ایک تجارتی جہاز غرق کر دیئے تھے۔ اب اسے اتنے ہی جہاز جتنے وہ ڈبو چکا ہے اتحادیوں کے حوالہ کرنے ہوں گے تمام بڑے بڑے جہاز جو اسوقت اسکے قبضے میں ہیں۔ اسے اتحادیوں کو دینے پڑینگے۔ اور چھوٹے جہازوں میں سے نصف اسکے پاس رہنے دیئے جائیں گے۔ اسکے علاوہ وہ اتحادیوں کے لیے اپنے خرچ سے جہاز تیار کرتا رہیگا۔ جبتک کہ وہ جہازوں کی تمام تعداد پوری نہ کردے جو اس نے گذشتہ چار سال میں غرقاب کئے ہیں

اب ہم باقی شرائط پر سرسری بحث کریں گے باقی شرائط کی رو سے جرمنی کے اندرونی علاقے میں آمد و رفت کے متعلق تمام پابندیوں کو ہٹا دیئے کا انتظام کیا گیا ہے کئی ایک بڑے بڑے دریا جرمنی کے ملک کو سیراب کرتے ہیں۔ ان دریاؤں میں اب تمام قوموں کو جہاز رانی کی اجازت ہوگی نہر کیل بھی جو بحیرہ شمالی اور بحیرہ بالٹک کو آپس میں ملاتی ہے فقط جرمنی کے قبضہ میں نہیں رہے گی۔ بلکہ آئندہ تمام اقوام کی جہاز رانی کے لیے کھول دیجائیگی اور جرمنی اس بات کا بھی اقرار کرے گا کہ وہ کبھی اتحادیوں سے اپنا انتقام لینے کے واسطے ان کے درآمدہ سامان پر ایسا محصول عائد نہیں کرے گا جس سے اُنکی تجارت کو نقصان پہنچے ؛

یہ وہ شرائط ہیں جو جرمنی کو جبراً و قہراً قبول کرنی پڑی ہیں۔ یہ شرائط اگرچہ سخت ہیں لیکن ایسی ناقابل عمل نہیں جو جرمنی فتوحیاب ہونے کی صورت میں اتحادیوں سے منوانا چاہتا تھا جبتک کہ تمام شرائط پر ایمانداری سے عمل درآمد نہ ہوگا۔ اتحادیوں کی افواج جرمنی کے ان علاقوں میں بدستور مقیم رہیں گی۔ جہاں وہ آجکل ہیں۔

ملک مالابار کے چند عجیب و غریب خصائص!

(از قلم حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احمدی مبلغ)

(۱) رمضان المبارک کی آج تیسری ہے آج تیسری تاریخ تک ہر شام کو عند الافطار اور ہر سحری کو عند الاکل داشتہ بھائی لوگ اور دوسرے باجہ بجانیوالے دونوں وقتوں میں ہر ایک ایسے گھروں میں چکر لگاتے اور طبول دنوف اور باجوں کے بجانے کی رسم ادا کرتے ہیں۔ جس میں کہ رمضان گذشتہ کے بعد نکاح اور شادی کی رسم ادا ہوئی اور معلوم ہوا کہ یہ دف وطبل اور باجہ بجانے کی رسم تا عید الفطر برابر بلاناغہ ادا ہوتی رہے گی اور عید کے دن یہ سب اصحاب وصولی فلوس میں ادھر کے قضاۃ اور آئمہ مساجد کے ساتھ برابر کے شریک ہوں گے۔

(۲) مالابار میں نکاح کے بعد لڑکی سسرال کے ہاں قطعاً نہیں جاتی بلکہ لڑکا لڑکی کے ہاں اپنے سسرال میں جاتا اور رہتا ہے۔ اور ابتداء میں لڑکی کا باپ ہر روز بلا کر لے جاتا ہے غالباً ابتدائی ایام اس طرح گذرتے ہیں۔

(۳) لڑکے کے حقوق لڑکی کے ذمہ میں اسقدر ہیں کہ الاماں لیکن لڑکی کا حق لڑکے کے ذمے صرف کچھ مہر اور وہ بھی برائے نام کیونکہ مہر ادا کراتے ہیں اسطرف سخت لاپرواہی دکھائی جاتی ہے۔

(۴) لڑکی کے ذمے لڑکے کے حقوق اس طرح ہیں لڑکیکے نام کچھ زمین اور باغ اور کوئی دوسری جائداد مکان وغیرہ کردی جائے۔ ایسا ہی اسے کئی سو کی معقول رقم دیجائے جسکا ادا کرنا لازمی اور نہایت ہی ضروری ہے۔

(۵) لڑکی کیطرف سے جو کچھ شوہر کو دیا جائیگا وہ لڑکی کے والد کی طرف سے نہیں ہوگا بلکہ ماموں کی طرف سے یا اسلیے کہ اسطرف اولاد اپنے باپ کی وارث نہیں بلکہ ہمشیرہ زادگان ہوتے ہیں۔ اسطرف لڑکی کے پیدا ہونے پر جس قدر خوشی ہوتی ہے لڑکے پر نہیں ہوتی۔ اس لیے لڑکے لڑکی کے پاس جاتے ہیں اور لڑکیاں گھر رہتی ہیں۔

(۶) چونکہ اسطرف جدی جائداد کی وارث نہ لڑکیاں ہوتی ہیں نہ لڑکے۔ بلکہ وہ اپنے ماموں کے ہوتے ہیں اس لحاظ سے بہت سے یتامیٰ لڑکے اور لڑکیاں باوجود اپنے والد کی بہت سی جائداد ہونیکے لاوارث ہوتے ہیں اور یہ ایک ظلم عظیم ہے۔ جو قرآن کے صریح خلاف رسم کا نتیجہ ہے۔

(۷) اسطرف اگر قرآن کریم کے احکام ملکی رسم کے خلاف ہوں گے تو خواہ کوئی قاضی مولوی کسقدر بھی وعظ کرے ایسے احکام پر عمل نہیں کیا جائیگا بلکہ قاضی کو ملامت ہوگی کہ تم نے اور غلط مسئلے خلاف آبائی رسم کے سنایا ہے اس بیوقوف کو شاید علم نہیں۔

(۸) مولوی اور قاضی اسطرف کے رئیس شہر کے حکم کے بغیر مجال نہیں کچھ کرسکیں نکاح پڑھیں تو حکم سے نماز پڑھیں تو حکم سے رمضان کا پہلا روزہ اور شوال کا پہلا دن یعنی عید الفطر مولوی اور قاضی باوجود علم رکھنے کے رئیس کے خلاف مرضی اسکے متعلق کچھ اظہار نہیں کرسکتے۔

(۹) اسطرف مولوی قاضی علی العموم جن مسائل پر میدان تکفیر کو گرم رکھتے ہیں۔ بہت چھوٹے چھوٹے مسائل ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ اسم جلالہ (اللہ) تفخیم کے ساتھ پڑھا جائے یا ترقیق کے ساتھ۔ اب بعض کے نزدیک تفخیم سے ادا کرنا موجب کفر ہے اور بعض کے نزدیک ترقیق کے ساتھ۔

(۱۰) یہاں ورم خصیہ اور داء الفیل کا مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ بعض آدمیوں کے فوطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبالغہ گھڑے کے برابر دیکھے گئے ہیں۔
جنکو ایک کپڑے سے اٹھائے رکھتے ہیں
بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔
(۱۱) اسطرف ہندو عورتیں بیوہ ہونے کے بعد علی العموم
سر منڈا چھوڑتی ہیں۔ اور بیاہتا عورتیں اور دوسری
سب کی سب سر برہنہ پھرتی ہیں۔
(۱۲) امیر و غریب کا پاپرہنہ پھرنا کوئی معیوب امر
نہیں سمجھا جاتا ایک اور عادت ہے۔
(۱۳) اسطرف کے مؤذن بزرگوں کو علی العموم متقی
کہتے ہیں۔ انکی اذان زیر و بم کی نیچ پر سخت کریہ
آواز کے ساتھ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر کو
یاد دلاتی ہے جو انھوں نے گلستان میں ایک قرآن
خوان کے متعلق عبرت لہجہ کے حق میں بیان فرمایا ؎

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

اسطرف واعظین کا وعظ بھی اعجوبہ عالم سے
ہے۔ ایک بنگالی کے لیے سخت متحیر کر دینے والا۔
عام طور پر دیکھا گیا کہ واعظین پہلے چند اشخاص
کو قصیدہ بردہ یا کوئی اور منظوم پڑھنے کیلئے حکم
دیتے ہیں۔ جسے وہ نہایت ہی بے ترتیبی کے
ساتھ بہت خطرناک بلند آواز سے اس طرح سے
ادا کرتے ہیں کہ سننے والا اور پاس گزرنے والا
ضرور ہی ایکدفعہ وہاں پہنچتا ہے۔ بخیال اس کے
کہ خدا جانے کیا ہوا۔ جنگ واقع ہوگئی۔ یا
ڈاکہ پڑ گیا۔ یا کوئی ماتم ہے یا کوئی مصیبت ہے۔
بہرحال اسی طریق سے جو انکے نزدیک نہایت ہی
مبارک اور متبرک ہے۔ لوگوں کو جمع کرنے میں
کامیاب ہوجاتے ہیں۔ پھر حسب منشاء اجتماع
کے بعد واعظ صاحب ایک کاٹھ پر بیٹھ جاتے
ہیں اور وعظ شروع کرتے ہیں۔ پہلے سے
ہی حاضرین کو درمیان میں اٹھکر جانے سے
روکنے کے لیے عجیب قسم کے طلسمی فقرات استعمال
کرتے ہیں۔ مثلاً جب دیکھا کہ کچھ لوگ اٹھکر جانے
لگے ہیں۔ فوراً وعظ بند کرکے قسم دیتے ہیں کہ
درود شریف زور سے پڑھو۔ پھر ایسے
موقع پر درود کے متعلق جو شرائط پیش کیے
ہوتے ہیں۔ اُن سے وہ لوگ جانے والے بیٹھنے
پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح لوگوں کو پہلے سے
ہی سکھایا ہوتا ہے کہ جب ہم زور سے آں حضرت
کا نام لینگے۔ تو اسوقت تم اونچی آواز سے کئی بار
مثلاً آٹھ دس بار درود شریف پڑھو۔ پس
واعظ کرتے کرتے اس حکمت عملی کو کام میں لانے
کی خاطر وقفہ کے لیے جہاں عبارت کو ختم کرتے
ہیں۔ زور سے بڑی سُر سے پڑھتے ہیں یا
اُمّتہ مُحَمَّدٍ۔ پس اسی طرح جہاں وقفہ مقصود ہوگا
آخری فقرہ بولینگے یا امتہ مُحَمَّدٍ جس کا مطلب
یہ ہے کہ اے امت محمد ہمنے موافق تعلیم عہد سابق
کے آں حضرت کا نام بولدیا اب تم درود زور سے
پڑھو اور جانے والوں کو روکو اور خود جانے والے
ہو تو رک جاؤ۔ غرضیکہ عجیب عجیب حکمتیں عملی
میں لائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماوے

اراکین مجلس علماء متحدہ میں اتحاد کیونکر ہوگا

"مجلس علماء متحدہ" کے نام سے ہمارے
بدایوں میں جو انجمن قائم ہوئی ہے۔ اس میں
مولانا آزاد سبحانی صاحب کو بھی گہرا دخل ہے
حتی کہ انجمن مذکور کے قیام کے محرک بھی مولانا موصوف
بتائے گئے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اراکین مجلس مذکور
میں اتحاد کیونکر ہوگا۔ جبکہ تمام اراکین تمام عقائد
میں متحد نہیں ہیں۔ جناب مولانا آزاد سبحانی
کے متعلق جناب مولوی نثار احمد صاحب کانپوری
و حبیب الرحمن صاحب شاستری وغیرہما نے
جو کچھ ہمارے سامنے اظہار خیال فرمایا تھا اُسکو
ہم چھوڑتے ہوئے جب یہ دیکھتے ہیں کہ ناظم

انجمن مذکور مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی اور مولانا
آزاد سبحانی صاحب کے خیالات متحد نہیں ہیں
تو ہم سخت حیرت میں پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیونکر
ان میں اتحاد ہوگا۔

اسوقت ہم ایک بات کا ذکر کرتے ہیں جو یہ ہے
کہ مولانا آزاد سبحانی صاحب اسکے قائل ہیں
اور مولانا عبدالماجد صاحب اُسے بڑی بے دینی
کی بات بتاتے ہیں۔

مولانا آزاد سبحانی قائل ہیں کہ معجزہ لازم نبوت نہیں
جیسا کہ علامہ شبلی نے لکھا ہے۔

میرے سامنے مولانا آزاد سبحانی صاحب نے
مذکورہ بالا رائے کا اظہار فرمایا تھا۔ بلکہ متعدد طلبہ
مدرسۃ الٰہیات کے موجودگی میں وقت درس مولانا
آزاد سبحانی نے یہ بیان فرمایا اور دیر تک بحث کی۔ اب
بھی مولانا موصوف سے دریافت کرنے پر وہ شرح
ہو سکتا ہے کہ وہ معجزہ کو لازم نبوت نہیں سمجھتے ہیں
بلکہ دونوں کو بے تعلق سمجھتے ہیں جس طرح مدعی طبابت
کے دعوے کو شعر گوئی سے بے تعلقی ہے۔

اب مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی تاہم بین
علماء متحدہ کی رائے ملاحظہ ہو۔

وہ اپنی کتاب خلاصۃ العقائد میں صفحہ ۳۶ پر علامہ
شبلی کی رائے پر جرح کرتے ہوئے بہت کچھ فرماتے
ہیں۔ آخری الفاظ جن میں معجزہ کو نبوت سے بے
تعلق سمجھنے کو بڑی بے دینی کی بات اور فتنہ قرار دیتے
ہیں یہ ہیں کہ

"ہمارے مذہب میں معجزہ کو ممکن زمانا اور اسکے
وجود کا انکار کرنا اسکو نبوت سے بے تعلق
سمجھنا بڑی بے دینی کی بات ہے۔ اللہ
تعالیٰ سب فتنوں سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین"

اب ظاہر ہے کہ مجلس علماء متحدہ کے اراکین میں سے
رکن اعظم یعنی انجمن کے ناظم اسکو بڑی بے دینی کی
بات اور فتنہ ٹھہراتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے
کہ مجلس علماء متحدہ کی سمجھنے کی ہانڈی کیطرح سلامت
رہتی ہے اور یہ پچھڑی کیونکر پکتی اور کس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلسم ہوتی ہے۔

ہم بہت خوش ہوں گے کہ اگر علماء میں سچا اتحاد اور دلی یگانگت دیکھیں گے۔ ابھی تو ہمیں حیرانی ہی ہے دیکھیے مجلس علماء متحدہ کے اراکین میں کیونکر واقعی اتحاد ہوتا ہے فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ۵

ابو محمد محفوظ الحق عفی عنہ قادیان

بجناب مولنا آزاد سبحانی

حضرت مولنا آزاد۔ رسالہ شمس العلوم بابت ماہ رجب ۱۳۳۷ھ میں "مجلس علماء متحدہ" کے عنوان کے ماتحت جو کیفیت قیام انجمن کی شائع ہوئی ہے۔ اس میں جناب کا اسم گرامی دیکھکر اور جناب کی تحریک و تائید سے اس انجمن کا قائم ہونا معلوم کرکے مجھے سخت تعجب اور حیرت ہے۔ ذیل میں چند امور قابل غور عرض کرتا ہوں۔ امید کہ کامل غور کے بعد جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

(۱) اہل سنت و جماعت کی صحیح تعریف کیا ہے اسکے متعلق قرآن پاک اور حدیث شریف کا قطعی فیصلہ ضروری ہے۔

(۲) اگر مذہب اہل سنت کے لیے ناظم انجمن مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی اور مولوی نثار احمد صاحب و مولوی خاجہ صاحب و مولوی اسرار الحق صاحب و مولوی عبد الواحد صاحب و دیگر ایسے ہی علماء مثلاً مولوی عبید اللہ صاحب کانپوری وغیرہ کے خیالات معیار ہیں۔ اور "مجلس علماء متحدہ" کے قاعدہ نمبر ۲ (کہ مذہب اہل سنت کی تائید میں کسی فرقہ کی رورعائت نہ ہوگی) جب سلم ہو چکا ہے اور اس کے پورا کرنے کے لیے جناب دستخط کر چکے ہیں تو ذیل کے امور قابل غور و دریافت طلب ہیں۔

(۱) کیا آپ مدرسہ الہیات میں اسکے پابند رہیں گے۔

(۲) کیا یہ اصول مدرسہ الہیات کے خلاف نہ ہوگا۔

(۳) کیا جملہ اراکین مدرسہ اس سے متفق ہوں گے۔

(۴) آیا اصول مدرسہ الہیات جو مدت سے مسلم ہو چکا ہے اب توڑ دیا جائے گا۔

(۵) کیا ایسے طلباء کو نہیں لیا جائیگا جو عرفی اور زعمی اہل سنت کے خلاف ہوں۔

(۶) کیا آپ مولوی محمد علی ایم۔ اے کا ترجمہ قرآن چھوڑ دینگے جس کو دیکھکر آپ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور طلبہ کو بھی اسی کی مدد سے درس دیتے ہیں۔

(۷) کیا آپ اب تک جو غیر مقلدین کے جلسوں میں شریک ہوتے رہے آئندہ نہ ہوں گے۔

(۸) کیا آپ سر سید احمد خاں کو کافر اور ندوہ اہل ندوہ کو برا اور گمراہ سمجھنے ... لگیں گے جس طرح مذکورہ بالا حضرات اسمار سمجھتے ہیں۔

(۳) آپ بدایوں تشریف لیگئے۔ اتفاق اتحاد بہت اچھی چیز ہے مگر افسوس ہے کہ بدایونی رنگ کے مولویوں میں آپ شریک ہوئے جو درحقیقت ایک خاص رنگ کے لوگ ہیں اور کوئی اسلامی زبردست خدمت کے لیے جذبہ نہیں رکھتے۔ کیا کہیں دیکھا گیا کہ انھوں نے کوئی تبلیغی مشن قائم کرکے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی حصہ لیا ہو دیکھنا تو درکنار آپ نے سنا بھی نہ ہوگا۔ مجھے معاف کیجئے گا میں حق بات کہتا ہوں۔

(۴) آپ نے غور کیا کہ یہ انجمن کچھ بار آور ہوگی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ حال میں انجمن ترقی تجارت مسلمانان بدایوں کس جوش و خروش اور کس قدر زور و شور سے قائم ہوئی مگر آپ مولنا عبد الماجد صاحب سے پوچھیں کہ اسکا کہیں پتہ بھی ہے۔ سو ڈر ہے کہیں یہ انجمن بھی ایسی ہی مبارک ثابت نہ ہو۔

(۵) ان عرفی اور زعمی اہل سنت حضرات میں لفظ لفظ کی گرفت کیجاتی ہے خوف ہے کہیں آپکے بعض خیالات یا عبارات و تحریرات پر گرفت کرکے کہیں آپکو بدنامی کے ساتھ انجمن اہل سنت سے الگ نہ کیا جاوے۔ جیسا کہ پہلے بارہا ان لوگوں نے آپکے متعلق کہا کہ وہ تو نیچری۔ آزاد۔ دہریہ ہے۔ میں اسکے متعلق خود گواہ ہوں۔ بہرحال آپنے اس اندیشہ کا انسداد کیا کیا ہے۔ +

خاکسار ابو محمد محفوظ الحق عفی عنہ دارالامان قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدیہ یتیم خانہ

خدا تعالیٰ کا صد ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار ایڈیٹر فاروق کی اس اپیل کو جو یتامیٰ کے متعلق فاروق کی گذشتہ اشاعتوں میں کی گئی تھی بار آور فرمایا۔ اور احمدی قوم کے دلوں کو اس طرف پورے طور پر متوجہ کر دیا۔ نہایت مسرت کا مقام ہے کہ خادم یتامیٰ سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ نے جو ایک ہزار ابتدائی اخراجات کے واسطے قوم سے مانگا تھا۔ اس میں سے ساڑھے ۳۵۸ روپیہ اسوقت تک وصول ہو چکے ہیں امید ہے کہ بقیہ رقم ساڑھے ۶۴۲ کی بھی جلد سے جلد پہنچ جائیگی۔ ۲۶ جون کے فاروق میں سابق بخیرات احباب کے اسمار گرامی درج ہو چکے ہیں۔ جنھوں نے سب سے پہلے فاروق کی اپیل پر لبیک کہا۔ اور ۵۰ روپیہ ارسال فرمائے آج ان محبان قوم کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنکی طرف سے ۲۶ جون کے بعد امداد یتامیٰ کی رقم موصول ہوئیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

شکریہ احباب

احباب مندرجہ ذیل نے نہایت اخلاص سے امداد فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کے اہل اعیال آل و اولاد میں ترقی اور برکتیں نازل فرماوے سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اس سے زیادہ توفیق امداد عطا فرما کر اجر عظیم بخشے۔ آمین۔

احمدی المکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب		اخی المکرم
مولوی لطف الرحمن صاحب	عالیجناب خانصاحب محمد علی خان صاحب	اخی المکرم
عزیزم چودھری محمد شریف صاحب پونچھ	مکرمی منشی فضل الرحمن صاحب	اخی المکرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفعدار محمد شاہ صاحب جماعت فتح پور ضلع گجرات ۱۴ھ
معرفت مولوی کلاب الدین صاحب ریٹائرڈ سرکل ہے
انویم ڈاکٹر امر الدین صاحب جماعت امرت سر ۱۵ھ
بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک دادن خاں ۱۸ھ
جماعت ترگڑی معرفت مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب ۱۹ھ

ڈاکٹر محمد ساجد صاحب بائی ہے

دوسری گزارش

سے یہ اطلاع دی تھی کہ یتیم خانہ کے لیے دس روپیہ ماہوار کرایہ کا مکان لے لیا ہے اور اس کا کرایہ سالانہ پیشگی ادا کر دیا ہے اس لیے علاوہ ایکہزار روپیہ مطلوبہ کے ۱۳۰ھ کا بھی ایک دوست یا چند اصحاب ملکر عطا فرما دیں۔ اور اسکے عوض میں جنت الاعلیٰ میں خداوند کریم کے مکان حاصل کر لیں اس گزارش پر نظر خاص نہیں ہوئی۔ لہذا دوبارہ التماس ہے کہ دارالیتامیٰ کا کرایہ ادا کرنے والے دوست بہت جلد یہ کرایہ کی رقم ۱۳۰ھ عطا فرما کر ثواب عظیم لیں۔ اور جو دوست یہ کرایہ ادا کریں وہ جسقدر رقم اس فنڈ کیواسطے ارسال کریں اسکی کوپن منی آرڈر پر تشریح کر دیں کہ رقم کرایہ دارالیتامیٰ کی ہے۔ تاکہ وہ اسی میں محسوب کی جاوے۔

تیسری گذارش

ماہواری اخراجات کے بارے میں ہے کہ یتامیٰ کے اخراجات ماہواری خورد و نوش قریباً ۱۵۰ھ روپیہ ہوں گے جنکی فراہمی ضروری ہے، سوا سکے متعلق یہ عرض ہے کہ دارالامان کی مقامی جماعت احمدیہ نے اسکا بڑا حصہ اپنے ذمہ لے لیا ہے جو ہفتہ وار فراہمی آرد کے ذریعہ وصول کیا جاتا ہے اور فی گھر کم از کم آدھ سیر آرد گندم لیا جاتا ہے جس سے امید قوی ہے کہ یتامیٰ کے کھانے کا آٹا نہیں خریدنا پڑے گا اور وہ قادیان شریف کے احمدی ہی انشاء اللہ پورا کرتے رہیں گے اس طرح دیگر مصارف بالائی مثلاً تنخواہ ملازمان سقہ باورچی چپراسی سقہ دھوبی۔ خاکروب۔ اخراجات تعلیم فیس سکول وغیرہ کے لیے بحصہ ماہوار کا مستقل انتظام بذریعہ امداد ہو جائے تو پھر فکر نہیں اور مستقل امداد کی صورت میری رائے ناقص میں یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ کے بیس مخلص باہمت صاحب وسعت دوست اگر صرف پانچ پانچ روپیہ ماہوار یتامیٰ کیواسطے مستقل طور پر عطا فرمانا اپنے ذمہ واجب کر لیں تو یہ ماہوار اخراجات بلا دقت پورے ہو سکتے ہیں۔ اس مستقل امداد کو منظور فرمانے والے دوست اپنے اسماء گرامی سے مطلع فرماویں تو انکے اسماء معاونین یتامیٰ کی فہرست میں درج کر لیے جاویں گے۔ اور اُن سے ماہ بماہ یہ رقم وصول ہوتی رہے گی دوسری تجویز اس مستقل امداد کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بیرونی انجمنیں جو بڑی بڑی انجمنیں ہیں۔ مثلاً حیدرآباد کلکتہ۔ یادگیری۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ پشاور مردان۔ شملہ وغیرہ اگر ملکر سو روپیہ ماہوار یتامیٰ کے بالائی اخراجات کے واسطے عطا فرما دیا کریں تو کچھ بڑی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کے دلوں میں اس مستقل امداد کی تحریک پیدا کرے آمین۔

چوتھی گذارش

جو اپیل ابتدائی اخراجات کیلئے ایک ہزار کی گئی تھی جس میں اسوقت تک حسب تفصیل مندرجہ بالا ۸۰۰ھ روپیہ وصول ہو چکے ہیں اُسکی بقایا رقم ۲۰۰ھ بہت جلدی پوری ہونی چاہیئے کیونکہ جو ضروری سامان یتامیٰ کیلئے خرید کر بنوایا جانا لازمی ہے۔ وہ ابھی بنوانا ہے۔ خاکسار سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ نے صرف ۱۵۰ھ روپیہ اس سامان کے لیے دست گرداں بیت المال سے لیا ہے جس سے کچھ سامان تیار کرا لیا ہے۔ مگر کل سامان پورا مکمل نہیں ہوا۔ جبتک کہ ایکہزار کی پوری امداد نہ آجائے۔ تکمیل سامان محال ہے۔ پس مخلص دوست خدارا یہ رقم پوری کرنے میں ہمت دکھلائیں اور ثواب دارین خدا سے پائیں۔ والسلام

خاکسار قاسم علی سپرنٹنڈنٹ احمدیہ یتیم خانہ قادیان

معذوری

فاروق کا چندہ ششماہی ۳۰ جون کو ختم ہو چکا ہے اسکے لیے ۲۶ جون کے پرچے میں اطلاع دی گئی تھی کہ آئندہ ششماہی کیلئے اور بقایا داران ششماہی و سہ ماہی گذشتہ کے نام جولائی کا پرچہ وی پی ارسال تھا مگر بوجہ عدم الفرصتی کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق برائے خرید سامان یتیم خانہ امرتسر گیا تھا جہاں چار یوم رہا اس لیے وہ پرچہ وی پی نہیں کیا۔ چونکہ خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اپنے خریداران سے پورا یقین ہے کہ وہ جب بھی چندہ طلب کرے گا۔ ادا کر دیں گے۔ لہذا یہ تیسری بار عرض کیا جاتا ہے کہ جن خریداروں کے نام پرچہ بابت بقایا آئندہ ششماہی یا سہ ماہی کا وی پی ارسال ہو وہ واپس نہ فرما دیں۔ وصول فرما کر مشکوری کا موقع بخشیں۔ انشاء اللہ اگلا پرچہ وی پی آئیگا۔ بقایا داران۔ سہ ماہی دہندگان ششماہی ادا کنندگان اُسکی وصولی کے لیے تیار رہیں

سامان ہائی سکول و دفاتر کیلئے احمدیوں کا
اپنا کارخانہ
کھلا ہے!

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دست رس رکھتے ہیں اطلاع دیجاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل سامان طیار رہتا ہے۔

(۱) سنگل ڈیسک۔
(۲) ڈیول ڈیسک۔
(۳) ٹیچر ڈیسک۔
(۴) اسٹول۔
(۵) لیکچر گیلری۔
(۶) سائنس ٹیبل۔
(۷) سائنس الماری۔
(۸) دیوالونگ ریک شیلف۔
(۹) میپ ریک۔
(۱۰) میپ سٹینڈ۔
(۱۱) بال فریم۔
(۱۲) فائبل باسکٹ۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں

پتہ { ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ڈیک جموں توی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی زیر نظر فضاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروق آفس سے شائع کیا)